

Kalame Imam Mubin -part-1

Farman 1-6

Farman 1

اے جماعتوں، تم ہمیں چھوٹا مت سمجھنا۔ ہم آل رسول ہیں۔ ہمارے دادا حضرت امیر المومنین مُرتضیٰ علیؑ اور دادی خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ الزہرہ ہیں۔ ہم علیؑ اور نبی دونوں کے نور ہیں۔ اگرچہ عمر میں چھوٹے ہیں، لیکن بڑے ہیں۔ حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ چھوٹے تھے، مگر اپنی جوانی میں خیبر کا قلعہ فتح کیا تھا۔ اور قلعہ کے دروازے کو کھائی کے اوپر پکڑ کر پورے لشکر کو اس پر سے گزارا تھا۔ اور جیبراکافر کو مار ڈالا تھا۔

جو کوئی مولا مُرتضیٰ علیؑ کے پاس سے طلب کرتا تھا، اسکی امید پوری کر کے، مشکل آسان کر دیتے تھے۔

حضرت امام زین العابدینؑ بھی عمر میں چھوٹے تھے، مگر قوت اور علم میں مُرتضیٰ علیؑ جیسے تھے۔

جو ایماندار ہیں، انکو اپنے زمانے کے امامؑ کی قدرت اور کرامات نظر آئیں گی۔

ہمارے گھر کی تعریفیں اور قدرت، جو علم سے واقف کار ہیں، وہ سمجھیں گے۔

پہلے ہم جماعتوں کو درویش کا لقب دیتے تھے، مگر کئی لوگوں کو درویش کا لقب پسند نہ ہونے پر، ہم نے خاص اس وجہ سے اسے خارج کر دیا۔

وہ امام کو صاحب زمان تو کہہ کر پکارتے ہیں، مگر وہ اسکا مطلب نہیں سمجھتے، اور جب وہ امام دنیا میں موجود نہیں تو اسے صاحب زمان کا لقب کیسے دیا جائے؟

ہر ایک کو اپنا اپنا ایمان سنبھالنا چاہیے۔ جو سونا ہوگا اسکی ویسی قیمت ہوگی، چاندی ہوگی تو اسکی ویسی قیمت ہوگی، تانبا اور لوہا ہوگا تو اسکی اسکے مطابق قیمت ہوگی۔ پتھر کی کیا قیمت ہوگی؟ تم سچ اور جھوٹ کو پہچانو۔ انشاء اللہ ہمیں پہچاننے والے جواہر ہیں، جن کی ایک رتی کی قیمت سو گنا ہے۔ خانہ وادان۔

Farman 2

حاضر امام کے نزدیک، نیت اور محبت کے بغیر کوئی چیز قبول نہیں ہوتی۔ یہ بات قرآن اور احادیث سے بھی ثابت ہے۔ نبی اور نبی کی آل، جو گدی کے وارث ہیں، انکی محبت اور حُب کے بغیر کوئی عبادت بندگی قبول نہیں ہوتی۔

مومن جب اس طرح کی بات پر عمل کرتا ہے تب اسکی عبادت بندگی قبول ہوتی ہے۔ 1. حاضر امام کی دوستی۔ 2. روزانہ کی بندگی۔ 3. نیک اعمال۔ 4. دسوند مال واجبات۔ 5. ماں باپ اور بھائیوں کا حق۔ 6. پڑوسیوں کا حق۔ 7. عورتوں کے جائز حقوق۔ 8. علم دینے والے استاد کا حق۔ 9.

مُرشد کا حق۔ اسکے علاوہ اور بہت سے اصول ہیں، ان پر برابر عمل کرنا چاہیے۔

جو سچے حقیقتی مومنین ہیں، انہیں فائدہ ہوتا ہے؛ اپنے آپ ہوتا ہے۔ دُنیا کے دکھاوے کی عبادت بھی گناہ میں شمار ہوتی ہے۔

جن کو باطنی حج کرنی ہے تو انکے لئے ضروری ہے کہ مذہب پر قائم رہے۔ امام زمان کا دامن مضبوطی سے پکڑے۔ اپنے دین بھائیوں سے محبت کرے۔ ان سے نرمی سے پیش آئے۔ دسوند مال واجبات ادا کرے۔ باطنی بندگی کرے۔

ایمان انمول چیز ہے اور مولا کو پیاری ہے۔ ہمارے دادا حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ کو مومن نصیری "اللہ" کہتا تھا۔ اسکو ستر مرتبہ قتل کیا گیا۔ مگر وہ "علیؑ اللہ" کہتا رہا۔ پھر حکم ہوا کہ یہ ایک سچا مومن ہے اور اسکی اولاد بھی ایسی سچائی والی ہوگی۔ اس مومن اور اسکی اولاد سے قیامت کے روز نہیں پوچھا جائیگا۔ ایسا درجہ اسکو، اپنے ایمان کی بدولت ملا۔

جس کا ایمان گیا، اسکا سب کچھ گیا۔ جس کا ایمان سلامت رہا، اسکا سب کچھ سلامت رہا۔ اسلئے اپنے ایمان میں کبھی بھی خلل نہیں ڈالنا۔ آخر زمانے میں شیطان کا فریب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ پہلے بھی ہوا ہے، اس لئے شیطان کی بازی سے بچنا۔

تم کو دسوند کی قبولیت عنایت کی ہے۔ جو ہمارا حق دے گا، وہ آزاد ہوگا۔

ہم تمہیں پورے پورے فرمان فرماتے ہیں۔ تم کیوں روتے ہو؟ تمہارے رونے کی کیا وجہ ہے؟ تب انہوں نے عرض کی کہ یاصاحب! آقا علی شاہ داتار کی یاد ستاتی ہے۔ اس لئے دلگیری ہوتی ہے۔ جماعت کے پاس ہم مُرتضیٰ علیٰ کا نور حاضر ناظر بیٹھے ہیں۔ تمہیں اسکا سچا یقین ہونا چاہیئے۔ ہم اس دُنیا میں جامہ پہنتے اور اُتارتے ہیں، لیکن ہمارا نور ازل سے ایک نورچلا آ رہا ہے۔ اسلئے تمہیں ایک ہی نور کو دیکھنا چاہیئے۔ آقا حسن علی شاہ اور ہمارے دادا اور انکے بزرگوں میں ایک ہی نور تھا اور ہم میں بھی وہی نور چلا آ رہا ہے۔ ہم انکے گدی وارث ہیں۔ نور ہمیشہ حاضر ناظر ہے۔ فقط نام جُدا جُدا ہوتے ہیں۔ مولا مُرتضیٰ علیٰ کی گدی قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گی۔ تم جماعت کو کسی طرح سے بھی دلگیر ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تمہارے پاس موجود ہیں۔ اُن میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ ہمیں جسم بدلنا پڑتا ہے۔ اس لئے یہ سب باتیں سچے مُریدوں کو سمجھنی چاہیئیں۔ ایماندار مومن اگر لاکھوں میل ہم سے دُور ہو پھر بھی ہم اسکے نزدیک ہیں اور بے ایمان اگر ہمارے حضور میں ہو اور وہ بے ایمان ہمیں اپنے جیسا سمجھے تو ہم اس سے اُسی طرح کی دوستی رکھتے ہیں۔

ہم سچے ایمانداروں کے ہیں اور ایماندار ہمارے ہیں۔ اس طرح سچے ایمان والے ہمارے ہیں اور ہم انکے ہیں۔

امام صاف آئینے کی مثال ہیں۔ یہاں دُنیا میں آم بوؤ گے تو اس میں سے آم پیدا ہونگے۔ اور اگر نیم بوؤ گے تو نیم پیدا ہوگا۔ جیسا بوؤ گے، ویسا پاؤ گے۔ اس میں ذرا بھی شک نہ لانا۔

Farman 3

عمر ابن عبدود ایک کافر تھا۔ وہ مولا مُرتضیٰ علیؑ کے سامنے گھوڑے پر سوار ہو کر لڑنے کے لئے آیا تھا۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ، اُس کافر سے قدمیں کافی چھوٹے تھے، اس لئے اُس کافر کو بہت شرم محسوس ہوئی اور وہ گھوڑے سے اتر کر مولا مُرتضیٰ علیؑ کے پاس آیا۔ پھر بھی وہ کافر مولا مُرتضیٰ علیؑ سے قدمیں اونچا معلوم ہوتا تھا۔

حضرت عمر نے پیغمبر صلعم کے پاس عرض رکھی کہ: یا رسول اللہ! ہمیں اس کے ساتھ لڑائی کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ کافر بہت طاقتور ہے۔ ایک بار میں نے اسکی لڑائی دیکھی تھی، تب اسکے پاس ڈھال بھی نہیں تھی۔ اُس وقت ڈھال کی بجائے ایک اونٹ کھڑا ہوا تھا، تو اُس کو پکڑ کر، اس اونٹ کی ڈھال بنا کر لڑائی کی تھی۔ "اسکے بعد مولا نے فرمایا:- " وہ کتنا طاقتور اور بہادر ہوگا؟ وہ کتنا طاقتور اور بہادر ہوگا، جس نے اونٹ کی چاروں ٹانگوں کو پکڑ کر، اسکی ڈھال بنائی۔ اونٹ کو پکڑنا مشکل ہے۔ جب اُس نے اونٹ کو پکڑا تو اس میں کتنی طاقت ہوگی؟ اتنا طاقتور ہونے کے باوجود مولا مُرتضیٰ علیؑ نے اس کافر کے ایک ہی وار میں دو ٹکڑے کر دیئے۔

اصل دین اسلام کی ہمیشہ چڑتی یعنی ترقی ہے۔ وہ کافر یہ سمجھتا تھا کہ میرے برابر کوئی نہیں، اسلئے وہ مولا مُرتضیٰ علیؑ کے سامنے لڑنے کے لئے آیا۔ لیکن مولا مُرتضیٰ علیؑ نے اسکو ایک ہی وار میں ختم کر دیا۔ اس کافر کے ساتھ دوسرے کافر بھی تھے، لیکن وہ مُرتضیٰ علیؑ سے جیت نہیں سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے سوچا کہ ایسا کوئی طاقتور ہے جو مولا مُرتضیٰ علیؑ سے جیت سکے۔ آخر میں اس کافر کو بھیجا تھا۔ اور بعد میں جو بھی لڑائی کے لئے بھیجے گئے تھے، مُرتضیٰ علیؑ نے ان سب کے ایک ہی وار میں دو ٹکڑے کر دیئے تھے۔ دیکھو، مُرتضیٰ علیؑ کی بہادری اور بڑائی کیسی ہے! جتنے کافر آئے، مولا مُرتضیٰ علیؑ نے ان سب کو قتل کر دیا۔ پوری دُنیا بھی مولا مُرتضیٰ علیؑ کے سامنے لڑنے کے لئے آئے، پھر بھی نہیں جیت سکتی۔

اسلام دین ہمیشہ سے قائم ہے اور قائم رہے گا۔ مُرتضیٰ علیؑ کو کوئی نہیں جیت سکتا، مولا مُرتضیٰ علیؑ کو تم چھوٹا مت سمجھنا۔ چھوٹی عمر کا دیکھ کر بھولنا نہیں۔ انکا مرتبہ دیکھو۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ کا دیدار کوئی نہیں کر سکتا، پھر بھی تم خوش قسمت ہو کہ روزانہ مولا مُرتضیٰ علیؑ کا دیدار کرتے ہو۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ پیغمبرؑ کوہ طور پر خُدا کا دیدار کرنے کے لئے گئے اور عرض کی۔ یا خدایا! اپنے دیدار کرائیں، تب حکم ہوا کہ پہلے تم مُرتضیٰ علیؑ کے نور کا دیدار کرو، اسکے بعد میرا دیدار کر سکو گے۔ اُسوقت مُرتضیٰ

علیٰ باطن میں تھے۔ تم جماعت خوش قسمت ہو کہ روزانہ، مُرتضیٰ علیٰ کے دیدار کرتے ہو، خانہ وادان۔

Farman 4

مولا مُرتضیٰ علیٰ کی بڑائی دیکھو ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی صاحب کے پاس جا کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے حق دکھائیے؟ تب نبی صاحب نے فرمایا کہ "اس پردے کے پیچھے جا کر دیکھو۔" تب اس نے پردے کے پیچھے جا کر دیکھا۔ اُس وقت مولا مُرتضیٰ علیٰ نماز کے بعد دُعا مانگ رہے تھے کہ، "یا خُداوند! نبی صاحب کی اُمت کو نجات دے" وہ شخص وہاں سے یہ منظر دیکھ کر نبی صاحب کے پاس آیا، تو نبی صاحب کو بھی ہاتھ اٹھائے، یہ دُعا مانگتے دیکھا کہ "یا خُداوند! جو کوئی مولا مُرتضیٰ علیٰ سے محبت رکھتے ہیں، انکے گناہوں کو معاف کر اور انکو دیدار نصیب کر۔"

اسکے بعد مولا نے فرمایا:- نبی محمد سے پہلے، مُرتضیٰ علیٰ تمام انبیاء کے ساتھ باطن میں تھے، اور نبی محمد مصطفیٰ کے زمانے میں ظاہر میں ساتھ تھے۔ شروع میں جب کچھ نہیں تھا، تب مُرتضیٰ علیٰ نے چھوٹا روپ دھارا تھا۔

مولا نے مثال دے کر فرمایا:- ایک مرتبہ ایک قد آور اور طاقتور دیو (جن) تھا۔ وہ جسکو دیکھتا تھا، اسکو مار ڈالتا تھا اور لوگوں کو بہت ستاتا تھا۔ ایک مرتبہ مولا مُرتضیٰ علیٰ نو سال کی عمر میں آ رہے تھے۔ راستے میں اس دیو کو دیکھ کر پوچھا، کہاں جا رہے ہو؟ تب دیو نے کہا کہ پہلوانوں کے

ساتھ کشتی لڑنے کے لئے جا رہا ہوں۔ تب مولا مُرتضیٰ علیؑ نے فرمایا:- "اؤ، میرے ساتھ کشتی لڑو۔" دیو نے مولا مُرتضیٰ علیؑ کی چھوٹی عمر کو دیکھ کر جواب دیا کہ میں تیرے ساتھ کیا کشتی لڑوں؟ میں تو بڑے بڑے پہلوانوں کے ساتھ کشتی لڑتا ہوں۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ نے فرمایا کہ دیکھوں تمہارے ہاتھ میں کتنی طاقت ہے؟ پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر اس پر اتنا زیادہ زور ڈالا کہ اس دیو کی ساری طاقت ختم ہو گئی۔ اور دوسرے ہاتھ کو پیچھے سے پکڑ کر، کھجور کے درخت کے رستے سے دونوں ہاتھوں کو باندھ دیا اور فرمایا کہ "تم تو کہتے تھے کہ بڑے بڑے پہلوانوں کے ساتھ کشتی لڑتا ہوں، لیکن تم میں تو اتنا بھی زور نہیں ہے۔" یہ فرما کر مولا مُرتضیٰ علیؑ اسکی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ یہ دیکھ کر دیو اپنے ہاتھ چھڑانے کے لئے یہاں وہاں بھاگ دوڑ کرنے لگا۔ لیکن کوئی بھی اسکے ہاتھ نہیں چھڑا سکا۔ دُنیا میں جتنے پیغمبر بھی آئے، یہ دیو اپنے ہاتھ چھڑانے کے لئے، انکے پاس جاتا رہا، تب اسکو جواب میں ایک ہی بات کہی جاتی تھی کہ جس نے تیرے ہاتھ باندھے ہیں، صرف وہی چھڑا سکتا ہے۔

جب آخر زمانے میں پیغمبر نبی محمد مصطفیٰؐ دُنیا میں ظاہر ہوئے، تب اس دیو نے آپ کے پاس آکر عرض کی کہ "یا نبی صاحب میرے ہاتھ چھڑا دیں؟ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ "تمہارے ہاتھ کس نے باندھے ہیں؟" تب دیو نے بیت شدہ حقیقت کہہ سنائی اور کہا کہ میں سب زمانوں کے پیغمبروں کے پاس گیا، لیکن ان سب نے آپ کے پاس آنے کے فرمایا۔ اور

یہ بھی فرمایا کہ جس نے یہ ہاتھ باندھے ہیں، وہی چھڑا سکے گا۔ اس بات کو ہزاروں سال بیت گئے ہیں اور اب میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ "یہ سُن کر نبی صاحب نے فرمایا کہ "جس نے تیرے ہاتھ باندھے ہیں، کیا تم انکو دیکھ کر پہچانو گے؟" تب دیو نے جواب میں کہا کہ "ہاں" اور ہاتھ باندھنے والے کی صورت بیان کی۔

پھر پیغمبر صاحب نے مولا مُرتضیٰ علیؑ کو بُلانے کے لئے فرمایا۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ کی عمر اس وقت نو سال کی تھی۔ وہ غلام کے کندھے پر بیٹھ کر تشریف لائے۔ مولا مُرتضیٰ علیؑ کو دیکھ کر وہ دیو کانپنے لگا اور کہا کہ "یہ تو وہی لڑکا ہے، جس نے میرے ہاتھ باندھے تھے" پھر نبی صاحب نے مولا مُرتضیٰ علیؑ سے فرمایا کہ "ہاتھ کھول دو" اور مولا مُرتضیٰ علیؑ نے دیو کے ہاتھ کھول دیئے۔ اس بات سے دیو ایمان لے آیا اور وہ مسلمان ہو کر، مولا مُرتضیٰ علیؑ کا مُرید ہو گیا۔

Farman 5

کربلا میں ہر ذات کے لوگ تھے۔ ان میں بہت سے لوگ امام حسین کو امام کہتے تھے۔

امام نے اس متعلق ایک نظم سنائی جس کا مطلب یہ تھا۔ امام، امام کہتے تھے، لیکن اپنے امام کو شہید کیا۔ شمر بھی خُدا کو یاد کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بندہ ہوں، لیکن اس نے بھی اپنے مولا کو شہید کیا۔

اس شمر نے یہ سمجھا تھا کہ امام بھی ہمارے جیسے آدمی ہیں۔ اس نے سوچا کہ مُرتضیٰ علیٰ خُدا کے ہاتھ تھے، لیکن وہ ابھی نہیں ہیں کہ جس سے ہم ڈریں۔

وہ شمر یہ بھی نہ پہچان سکا کہ امام حسین وہی مُرتضیٰ علیٰ ہیں۔ دُنیا کی لالچ اور مطلب کی خاطر بھول گیا۔ آج بھی جن حقیقتیوں نے دُنیا سے دل نہیں باندھا ہے، وہ ہی پہچانیں گے اور انکے دل روشن ہونگے۔ جن کو دُنیا کی طلب ہے، وہ نہیں پہچانیں گے۔

جس طرح نمرود اپنے آپ کو خُدا کہلواتا تھا، شمر اس جیسا نہیں تھا۔ شمر تو کہتا تھا کہ میں تو خُدا کا بندہ ہوں اور خُدا کی عبادت بندگی بھی کرتا تھا۔ پھر بھی حضرت امام حسین کو شہید کیا۔

نمرود ساری رات عبادت کرتا تھا، پھر بھی دن کے وقت، اپنے آپ کو خُدا کہلواتا تھا۔ اور پیغمبر کے ساتھ لڑتا تھا۔ جس سے اسکی عبادت اور نماز کیا کام آئی؟ کیونکہ وہ پیغمبر کو نہیں پہچانتا تھا۔ جن کو امام کی شناخت ہے، جو حاضر امام کو پہچانتا ہے، اسی کی عبادت قبول ہوگی۔ جو لوگ پیغمبر اور امام کو نہیں پہچانتے تو انکی نماز کام نہیں آتی۔ آج بھی جو نماز پڑھتے ہیں، اور پیغمبر اور امام کو نہیں پہچانتے، انکی نماز قبول نہیں ہوتی۔ حاضر امام کو پہچان کر عبادت کرے، اسی کی عبادت قبول ہو اور کام آئے اور سب اچھا ہو۔ خانہ وادان۔

حضرت موسیٰ منبر پر بیٹھتے تھے اور وعظ کرتے تھے۔ امت کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے لوگ جمع ہوتے تھے۔ ستر ہزار تو صرف پیغمبر زادے، یعنی اصل جو پیغمبر ہو گزرے ہیں، انکے فرزند، وہاں وعظ سننے اور تعلیم لینے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ وہ سنتے بھی تھے اور تعلیم بھی لیتے تھے یعنی سیکھتے بھی تھے۔ حضرت موسیٰ اپنے دل میں مغروری کرتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ کتنے سارے لوگ مجھے سننے کے لئے آتے ہیں۔ اس طرح وہ دل میں مغروری کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ جو کتابیں پڑھتے تھے اور انکے پاس جو کتابیں تھیں، وہ چالیس اونٹوں پر لادی جاتی تھیں۔ حضرت موسیٰ خود ہی مغرور ہوتے تھے اور پیغمبروں کو فرماتے تھے کہ "دیکھو، خداوند تعالیٰ نے مجھے کتنی بڑائی دی ہے۔ خدا میرے ساتھ باتیں کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ یہ نہیں کہتے تھے کہ جبرائیلؑ میرے پاس آکر مجھے بتاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ ایسا کہتے تھے کہ، خداوند تعالیٰ، خود میرے ساتھ اپنے منہ سے باتیں کرتے ہیں۔ اس طرح سے حضرت موسیٰ پیغمبر فخر کرتے تھے۔

ایک دن حضرت موسیٰ وعظ فرما رہے تھے، تب ایک شخص نے حضرت موسیٰ سے پوچھا کہ، ایسا کوئی شخص ہے، جو آپ سے بڑا ہو؟ یعنی علم زیادہ جانتا ہو؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کوئی بڑھ کر ہوگا۔ اسی وقت حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے موسیٰ! آپ جائیں اور اس شخص سے علم

حاصل کریں، آپکے لئے خُدا تعالیٰ کا ایسا حکم ہے۔ " حضرت موسیٰ نے کہا کہ کون شخص؟ میں اسکو نہیں جانتا۔ تب جبرائیل نے کہا کہ "جتنا علم دُنیا میں ہے، آپ اس علم کو سیکھنے کے لئے اس شخص کے پاس جائیں۔ انگلی سے نشانی بتا کر کہا کہ آپ وہاں جائیں۔ انکے پاس سے علم حاصل کریں، خُدا کی طرف سے آپ کو ایسا حکم ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں اس شخص کو نہیں پہچانتا۔ میں انکو ڈھونڈنے کے لئے کہاں جاؤں؟ جبرائیل نے کہا کہ "اگر آپ وہاں جا کر دیکھیں گے تو وہ وہاں ہونگے، اگر آپ ڈھونڈیں گے تو وہ آپ کو ملیں گے۔" حضرت موسیٰ اپنے جانشین یوشی کو لے کر چلے اور حضرت ہارون کو تخت پر بٹھایا۔ اسوقت جبرائیل نے آکر کہا کہ، اے موسیٰ! آپ کو خُدا کا حکم ہے کہ آپ اپنے ساتھ ایک سوکھی مچھلی لے جائیں، اس سے آپ کو حضرت خضر ملیں گے۔ اگر آپ حضرت خضر کو یاد کریں گے تو وہ آپ کو ملیں گے اور آپکو علم سکھائیں گے۔ یہ مچھلی جہاں بھی زندہ ہو جائے، وہاں آپ اس شخص کو تلاش کرنا اور دیکھنا۔ حضرت موسیٰ نے اپنی امت سے کہا کہ مجھے خُدا کا حکم ہے کہ "تم علم سیکھنے کے لئے جاؤ۔" اس لئے میں علم سیکھنے کے لئے جا رہا ہوں اور حضرت ہارون کو تخت پر بٹھاتا ہوں۔ حضرت موسیٰ، یوشی کو لے کر ایک ندی کی طرف آئے۔ اس جگہ حضرت موسیٰ قدرتی حاجت کی وجہ سے مچھلی کو وہاں چھوڑ کر اور حضرت یوشی کو وہاں

پر بٹھا کر حاجت کے لئے چلے۔ حضرت موسیٰ قدرتی حاجت کے لئے ہمیشہ دور جاتے تھے، تاکہ کوئی انکو دیکھ نہ سکے۔

ادھر پانی کی خوشبو سے مچھلی زندہ ہوئی اور پانی میں چلی گئی۔ حضرت موسیٰ جب وہاں سے آئے تو مچھلی کو نہیں پا کر حضرت یوشی سے دریافت کیا کہ مچھلی کہاں ہے؟ تب حضرت یوشی نے مچھلی والا سارا واقعہ کہہ سنایا اور کہا کہ مچھلی پانی میں چلی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے، یہ کہہ کر مچھلی کو پانی میں دیکھنے کے لئے گئے۔ اور مچھلی کو پانی میں جاتا دیکھ کر، اسکو پکڑنے کیلئے اسکے پیچھے گئے، تب پانی آپ کو کھینچ کر نیچے لے گیا۔ جب پانی کی تہہ میں، زمین پر آپ پہنچے، تب آپ نے نظر دوڑائی تو حضرت خضر کو بندگی میں مشغول بیٹھے پایا۔ حضرت موسیٰ وہاں جا کر کھڑے رہے۔ حضرت خضر جب بندگی سے فارغ ہوئے تب حضرت موسیٰ نے انکو سلام کیا حضرت خضر نے سلام کا جواب دے کر پوچھا کہ تم کس لئے آئے ہو؟ تب حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں علم سیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ حضرت خضر نے انکو کہا کہ میرا علم سیکھنے کی تم میں طاقت نہیں ہے، کہ تم سیکھ سکو۔ کیونکہ تم میں اتنا صبر نہیں ہے اور تم صبر نہیں کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ خُدا نے مجھے آپ کے پاس علم سیکھنے کے لئے بھیجا ہے اور میں خُدا کے حکم سے آیا ہوں تو خُدا مجھے صبر دیں گے۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ دونوں چلتے چلتے دریا کے کنارے پہنچے۔ وہاں ایک کشتی کھڑی تھی، وہ

اس میں بیٹھے۔ جب کناراً قریب آیا، تو اب حضرت خضر کیا کرتے ہیں، حضرت موسیٰ یہ دیکھنے لگے۔ اسوقت حضرت خضر ایک کشتی کا تختہ نکال رہے تھے اور آخر کار تختہ نکال دیا۔ اس وجہ سے کشتی میں پانی بھرنے لگا۔ تب حضرت موسیٰ نے حضرت خضر سے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ ابھی پانی بھر جائے گا اور ہم ڈوب جائیں گے۔ حضرت خضر نے کہا:- اے موسیٰ! تم نے مجھ سے کہا تھا کہ میں صبر کروں گا۔ وہ تم بھول گئے؟ حضرت موسیٰ نے حضرت خضر سے کہا کہ اب میں نہیں بولوں گا، اب میں صبر کروں گا۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ دونوں کنارے پر اتر کر آگے چلنے لگے۔ وہاں ایک لڑکا کھڑا ہوا تھا۔ حضرت خضر نے تلوار نکال کر اس لڑکے کو مار ڈالا۔ تب حضرت موسیٰ نے کہا کہ اے خضر! اس بے گناہ لڑکے کو کیوں مار ڈالا؟ تب حضرت خضر نے کہا کہ اے موسیٰ! پھر تم بھول گئے۔ تب موسیٰ نے عاجزی سے کہا کہ اب نہیں پوچھوں گا۔ اب اگر پوچھوں تو مجھے علم نہیں سکھانا۔ پھر دونوں وہاں سے چلے ایک شہر میں پہنچے، اور بھوک لگنے کی وجہ سے کھانا کھانے کے لئے گئے۔ لیکن شہر میں کسی نے انکو کھانا نہیں دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ دونوں کو شہر سے باہر نکال دیا۔

اسکے بعد امام نے فرمایا:- "یہ سچی بات ہے، کیونکہ یہ بات قرآن کی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ شہر بہت خراب ہے، کیونکہ کوئی مہمان آئے تو انکو کھانا دیئے بغیر شہر سے باہر

نکال دیتے تھے۔ جس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کو نکال دیا تھا۔

پھر حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ یہاں ہمیں کھانے کے لئے کوئی نہیں دے گا، اس لئے چلو ہم مزدوری کر کے پیسے کما کر کھانے کا بندوبست کریں۔ وہاں سے وہ ایک جگہ پہنچے۔ وہاں گھر کی ایک دیوار گر گئی تھی۔ حضرت خضر اس دیوار کو بنانے لگے اور دیوار کو ٹھیک کیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ دیوار کس کی ہے؟ ہم نے اسکی مزدوری نہیں ٹھہرائی، تو ہمیں اسکی مزدوری کون دے گا؟ پہلے اسکے مالک سے مزدوری ٹھہرائی ہوتی تو ٹھیک تھا۔ تب حضرت خضر نے کہا کہ اب تم اپنے مقام پر جاؤ، کیونکہ اب ہمارا معاہدہ ختم ہوتا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ اب اگر میں صبر نہ کروں تو آپ مجھے نہیں سکھانا۔ اس شرط کے مطابق تم سے صبر نہ ہوا اور ہمارا معاہدہ ختم ہوا۔

حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تم نے جو تین باتیں دیکھیں اسکا مطلب اور بھید تمہیں سمجھاتا ہوں اور حضرت موسیٰ سننے کے لئے بیٹھے۔ حضرت خضر کہنے لگے کہ میں نے جو کشتی توڑ دی، اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ کشتی ایک غریب شخص کی تھی اور یہاں کا بادشاہ ظالم ہونے کی وجہ سے جس کی کشتی اچھی ہوتی تھی، اسکو اپنے کام کے لئے لے جاتا تھا۔ اگر میں اسکی کشتی نہیں توڑتا تو وہ کشتی بادشاہ لے جاتا اور وہ غریب آدمی بھوکوں مر جاتا۔

دوسری بات کا خلاصہ کرتے ہوئے حضرت خضر نے کہا کہ جس لڑکے کو میں نے مار ڈالا، اسکی وجہ یہ تھی کہ اس لڑکے کے والدین بہت اچھے ہیں، اور یہ لڑکا کافر تھا۔ اگر یہ بڑا ہوتا تو اپنے والدین کا نام خراب کرتا اور اپنے والدین کو بہت دکھ پہنچاتا، جس کی وجہ سے اسکے والدین کو بہت دکھ برداشت کرنا پڑتا، بلکہ پورے شہر کو دکھ دیتا، اس وجہ سے میں نے اسکو مار ڈالا، تاکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

تیسری بات کا خلاصہ کرتے ہوئے حضرت خضر نے کہا کہ جو دیوار میں نے بنائی تھی، وہ ایک یتیم کی تھی۔ اس یتیم کے پاس اتنا پیسہ نہیں تھا کہ دیوار کی مرمت کر کے کھڑی کر سکے۔ اسلئے یتیم ہونے کی وجہ سے میں نے اسکی دیوار بنائی۔

حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ، اے موسیٰ! آپ مجھ سے بڑے ہیں، لیکن آپ نے مغروری کی، جس کی وجہ سے خُداوند تعالیٰ نے آپکو میرے پاس بھیجا۔ لیکن آپ بڑے ہیں اور آپکا علم بھی زیادہ ہے اور آپ مرسل (اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول) ہیں۔ لیکن آپ نے تکبری کی کہ میرے پاس زیادہ علم ہے، ایسا سمجھ کر آپ خوش ہوتے تھے۔ خُداوند تعالیٰ کے کتنے بندے ہیں، انکے پاس علم نہیں اور میرے پاس زیادہ علم ہے۔ ایسا سمجھ کر اپنے دل میں خوش ہوتے تھے اور اسی وجہ سے آپکو یہاں آنا پڑا۔

اسکے بعد مولا نے فرمایا:- جس وقت حضرت خضر، حضرت موسیٰ سے بات کر رہے تھے، اسوقت ایک پرندہ آیا اور دریا میں سے چونچ بھر کر چلا گیا۔ اسوقت حضرت خضر نے

حضرت موسیٰ سے کہا کہ آپ نے اس پرندے کو دریا میں سے
چونچ بھر کر جاتے دیکھا؟ اب دیکھو، اس دریا میں سے کچھ
کم ہوا؟

یہ دریا ہے، وہ مُرتضیٰ علیٰ ہیں۔ اس میں سے پرندہ چونچ بھر
کر گیا، اس سے کیا دریا کم ہو گیا؟ دیکھو، اس میں سے کچھ
بھی کم نہیں ہوا اور کچھ بھی ختم نہیں ہوا۔ اسی طرح
مولا مُرتضیٰ علیٰ علم کا دریا ہیں، اس میں سے جو کوئی علم
حاصل کرتا ہے، تو اس میں سے کچھ بھی ختم نہیں ہوتا
ہے۔